نماز سے انکار واستہزا کے مسائل

نماز کا منکر کافر و مرتد ہے:

سوال: جو شخص نماز سے قطعی انکار کردے اور یہ کہے کہ ہم نہیں پڑھیں گے، وہ کیسا ہے اور مسلمانوں کو اس کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہئے؟

الجواب

یہ کلمات کفریہ ہیں، ایسا کہنے والے کے کفر کا اندیشہ ہے۔(۱) ایسے شخص سے اہل اسلام کوئی واسطہ نہ رکھیں، اس سے تمام تعلقات منقطع کردیں۔ فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۲/۴۱۶-۴۱۷)

نماز سے انکار مطلقاً کفر نہیں:

سوال: زید نماز فجر کے وقت، اپنے کمرے میں کسی ضرورت سے کھڑا تھا، کمرے کے ساتھی نے زید سے کہا: 'نماز نہیں پڑھو گے'؟ زید نے جواباً کہا: 'نہیں'، معاً کہا: ''آپ کے کہنے سے نماز نہیں پڑھیں گے''، بعد میں زید نے نماز ادا کی۔ مذکورہ سوال وجواب سے زید کو خلش ہے، نیز پریشان ہے۔ بیان فرمائیں کہ اس جملے کا کیا حکم ہے؟

الجواب

صورت مسئولہ میں اگرچہ زید کا جواب جملہ کفریہ نہیں ہے، لیکن باوجود اس کے ایسے جملے سے پرہیز کرنا چاہئے۔
فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''وقول الرجل: لاأصلي، يحتمل أربعة أوجه: أحدها: لاأصلي لأني صليت، والثاني: لاأصلي بأمرك فقد أمرني بها من هو خير منك، والثالث: لاأصلي فسقاً مجانةً، فهذه الثلاثة ليست

(۱) ''من قال: لا أصلي جحودًا أو استخفافًا أو علىٰ أنه لم يؤمر أو ليس بواجب فلاشك أنه كفر''.
اور اگر یہ مطلب ہے کہ نماز پڑھ چکا ہے، یا اس طرح کی دوسری چیز ہو، (شرح فقہ اکبر: ۲۰۹) تو کفر کا حکم نہیں ہوگا، بہر حال تاویل ممکن ہے، اس لئے کفر کا قطعی حکم نہ کیا جائے گا، تحرزًا. أنه:
''(لايفتى بكفر مسلم أمكن حمل كلامه علىٰ محمل حسن أو كان في كفره اختلاف ولو)... (رواية ضعيفة)''. (الدر المختار، باب المرتد: ۳/۳۹۳، ظفير) مطلب الإسلام يكون بالفعل الخ)

بکفر، والرابع: لاأصلی إذ لیس یجب علیّ الصلوٰة ولم أومر بها، یکفر، ولو أطلق وقال: لاأصلی لایکفر، لاحتمال هذه الوجوه". (۲۸٤/۱) (فتاویٰ احیاء العلوم: ۸۴/۱-۸۵)

نماز کا منکر اور استہزا کرنے والا زندیق اور کافر ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نماز نہیں پڑھتا ہے اور کہتا ہے کہ!

(۱) قرآن میں نماز کا حکم پڑھنا نہیں، بلکہ دل میں قائم کرنا ہے۔

(۲) حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''میرا دل چاہتا ہے کہ ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں، جواذان سن کر نماز پڑھنے مسجد میں نہیں آتے ہیں''، (۱) یہ حدیث سن کر یہ شخص کہتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے، اگر ایسا ہوتا تو پھر آگ کیوں نہیں لگتی۔

(۳) داڑھی کے بارے میں کہتا ہے کہ ان بالوں میں کچھ نہیں ہے، یہ نکما کام ہے۔

(۴) کہتا ہے کہ امام مسجد صرف دوسورتیں نماز میں پڑھتا ہے اور اس میں لوگوں کے مارنے کی بددعا ہے اور یہاں جواموات واقع ہوئی ہیں، ان کا سبب یہی دوسورتیں ہیں۔

(۵) عیدین اور جنازہ اس امام کے پیچھے پڑھتا ہے اور پنجگانہ نہیں، جب اسے کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں؟ تو کہتا ہے کہ میں اس کے پیچھے کھڑا رہتا ہوں، لیکن میری نیت کسی اور امام کی ہوتی ہے۔ اس شخص کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ بینواتوجروا۔　　(المستفتی: مولانا غلام محمد، ملتان شہر......۵/نومبر/۱۹۷۴ء)

الجواب

بشرط صدق وثبوت یہ شخص زندیق اور کافر ہے۔ (۲) اس سے ترک معاملات (بائیکاٹ) کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ (۳) وهو الموفق (فتاویٰ فریدیہ: ۱۳۸/۲-۱۳۹)

---

(۱) عن أبی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لقد هممت أن آمرا بالصلاة فتقام ثم آمر رجلا فیصلی بالناس ثم أنطلق معی برجال معهم حزم من حطب إلی قوم لایشهدون الصلاة فأحرق علیهم بیوتهم بالنار. (سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترک الجماعة (ح: ٥٤٨)/سنن ابن ماجة، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعة (ح: ٧٩١) انیس)

(۲) قال العلامة الحصکفی: (ویکفر جاحدها) لثبوتها بدلیل قطعی (وتارکها عمدًا مجانة) أی تکاسلاً فاسق. (الدر المختار علی هامش رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فیما یصیر الکافر به مسلماً: ٢٥٩/١)

(۳) قال الحافظ ابن حجر العسقلانی: (قوله باب مایجوز من الهجران لمن عصی) أراد بهذه الترجمة بیان الهجران الجائز؛ لأن عموم النهی مخصوص بمن لم یکن لهجره سبب مشروع فتبین هنا السبب المسوغ للهجر وهو لمن صدرت منه معصیة فیسوغ لمن اطلع علیها منه هجره علیها لیکف عنها... قال المهلب: غرض البخاری فی هذا الباب أن یبین صفة الهجران الجائز، وأنه یتنوع بقدر الجرم، فمن کان من أهل العصیان یستحق الهجران بترک المکالمة کما فی قصة کعب و صاحبیه ... ==

نماز روزہ کا منکر اور علما کو گالی دینے والا کافر ہے:

سوال: زید نے کہا کہ 'میں نماز روزہ کا قائل نہیں'، اور ایک فتویٰ حرمت مصاہرۃ کا، اس کے سامنے پیش کیا گیا، اس نے برجستہ کہا کہ میں اس کو نہیں مانتا، علما کو فحش گالی دے کر کہا کہ 'علما جھوٹے ہیں' اور جو حرمت مفتی بہ تھی، ان کو حلال سمجھتا ہے۔ ان صورتوں میں اس پر فتویٰ تکفیر ہوگا یا نہیں اور فتویٰ تکفیر ہونے پر اس کی بیوی اگر تجدید نکاح پر کسی طرح راضی نہ ہو، یا بوجہ اس کے کہ زید کے لڑکے نے زید کی بیوی کے ساتھ سوائے زنا کے جمیع دواعی زنا بشہوت کئے ہوں، جس کی وجہ سے بہ فتویٰ علما زید پر حرام ہوگئی ہو اور تجدید نکاح نہ کرے، تو دوسرے شخص کے ساتھ نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

الجواب

زید کے یہ کلمات تو کفر کے ہیں، (۱) مگر احتیاطاً و بسبب گنجائش تاویل 'ولو ضعیفًا'' زید کی تکفیر نہ کی جاوے گی، **كماحققه الفقهاء**. (ردالمحتار) (۲)

اور جب کہ حکم کفر وارتداد کا زید پر جاری نہ ہوگا، تو اس کی زوجہ کا نکاح بھی فسخ نہ ہوگا، البتہ احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح کر لینا چاہئے، اگر عورت تجدید نکاح پر راضی نہ ہو، تو بدون نکاح جدید کے بھی وہ عورت زید کی زوجہ ہے، اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور بحالت موجودہ دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہیں ہے۔ (۳)

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند: ۱۲/۱۷۱-۳۷۲)

== وقال الطبراني: قصة كعب بن مالك أصل في هجران أهل المعاصي وقد استشكل كون هجران الفاسق أو المبتدع مشروعاً ولا يشرع هجران الكافر وهو أشد جرما منهما لكونهما من أهل التوحيد في الجملة ... وأجاب غيره بأن الهجران على مرتبتين: الهجران بالقلب والهجران باللسان، فهجران الكافر بالقلب وبترك التودد والتعاون والتناصر لاسيما إذا كان حربيًا وإنما لم يشرع هجرانه بالكلام لعدم ارتداعه بذلك عن كفره بخلاف العاصي المسلم فإنه ينزجر بذلك غالباً الخ. (فتح الباري شرح صحيح البخاري، باب مايجوز من الهجران لمن عصى: ۱۳/ ۵۹۷)

(۱) في البحر: والأصل أن من اعتقد الحرام حلالاً فإن كان حرامًا لغيره الخ لايكفر، وإن كان لعينه فإن كان دليله قطعياً كفر، وإلافلا، وقيل: التفصيل في العالم، أما الجاهل فلايفرق بين الحرام لعينه ولغيره، وإنما الفرق في حقه أن ماكان قطعياً كفر به وإلافلا، فيكفر إذا قال: " الخمر ليس بحرام" وتمامه فيه. (ردالمحتار، باب المرتد، مطلب في منكر الإجماع، تنبيه: ۳/ ۳۹۳، ظفير)

(۲) (لايفتى بكفر مسلم أمكن حمل كلامه على محمل حسن أو كان في كفره اختلاف ولو)... (رواية ضعيفة). (رد المحتار، باب المرتد، مطلب الإسلام يكون بالفعل الخ: ۴/ ۲۲۹-۲۳۰- انیس)

(۳) وفي شرح الوهبانية للشرنبلالي: مايكون كفرًا اتفاقًا يبطل العمل والنكاح..... وما فيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبة وتجديد النكاح. (الدر المختار) وظاهره أنه أمر احتياط. (رد المحتار، باب المرتد، مطلب جملة من لايقتل إذا ارتد: ۳/ ۳۹۹، ظفير)

نماز کی تحقیر کفر ہے:

سوال: ہندہ بوقت نماز بادختر زید جنگ وجدال می کرد، زن دیگر گفت کہ: اے ہندہ! مرد ماں نماز می خوانند، تو خاموش باش، ہندہ تحقیراً واستخفافاً در جواب گفت کہ 'نماز برفرج وموئے فرج'، دریں صورت ہندہ کافرہ شد یانہ؟(۱)

الجواب

یہ کلمہ کفر کا ہے۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۱۲/۳۷۶-۳۷۷)

نماز کی توہین کرنا کفر ہے:

سوال: ایک مجمع میں نماز جمعہ کا کچھ تذکرہ ہوا، ایک امام نے غصہ ہو کر کہا 'دو رکعت دبر میں دوگے یا چار، اس صورت میں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

الجواب

یہ کلمہ جو اس نے کہا، کفر کا کلمہ ہے،(۳) اس کو چاہئے کہ توبہ کرے اور تجدید اسلام اور تجدید نکاح کرے۔(۴) ☆

(فتاویٰ دار العلوم دیو بند: ۱۲/۳۸۳)

---

(۱) خلاصۂ سوال: ہندہ نماز کے وقت زید کی لڑکی سے جھگڑ رہی تھی، ایک دوسری عورت نے کہا کہ 'اے ہندہ! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، خاموش رہو، ہندہ نے اس کے جواب میں کہا کہ نماز شرمگاہ پر ہے اور شرمگاہ کے بال ہے، ایسی صورت میں ہندہ کا کیا حکم ہے، وہ کافر ہوئی یا نہ؟ (انیس)

(۲) "لأن مناط التكفير، هو التكذيب والاستخفاف". (ردالمحتار، باب المرتد، قبيل مطلب في منكر الإجماع: ۳/۳۹۲، ظفير)

(۳) وفي البحر عن الجامع الأصغر: إذا أطلق الرجل كلمة الكفر عمدًا، لكنه لم يعتقد الكفر، قال بعض أصحابنا: لايكفر الخ، وقال بعضهم: يكفر وهو الصحيح عندي لأنه استخف بدينه، آه.

ثم قال في البحر: والحاصل أن من تكلم بكلمة الكفر هازلاً أو لاعباً كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده كما صرح به في الخانية. (ردالمحتار، باب المرتد، مطلب مايشك في أنه ردة لايحكم بها: ۴/۲۲۴، انيس)

قال في المسايرة: ... وبالجملة فقد ضم إلى التصديق بالقلب، أو بالقلب واللسان في تحقيق الإيمان أمور الإخلال بها إخلال بالإيمان اتفاقاً، كترك السجود لصنم، وقتل نبي والاستخفاف به، وبالمصحف والكعبة، الخ. (رد المحتار، باب المرتد، قبيل مطلب في منكر الإجماع: ۳/۳۹۳، ظفير)

اس قول کی تاویل ہوسکتی ہے، وہ یہ ہے کہ بعد فرض جمعہ سنت دو یا چار رکعت ہے، اسی لئے امام نے کہا کہ 'دو رکعت دبر میں دوگے یا چار' اور دبر کا لفظ حدیث میں آیا ہے نماز کے بعد سنت پڑھنے سے متعلق، اس لئے یہ کہنا کہ یہ کلمہ کفر ہے، قابل غور ہے، بلکہ امام کی نیت پر موقوف ہے، اس جملہ سے اس کی نیت کیا ہے، ورنہ اس کے اس جملہ کو نیکی پر محمول کرنا مناسب ہے کہ گویا وہ پوچھ رہا ہے کہ جمعہ کی فرض نماز کے بعد سنت دو رکعت پڑھوگے یا چار رکعت، اور اس حالت میں یہ جملہ کفریہ نہیں ہوسکتا۔ اللہ اعلم (انیس)

==

نماز کی توہین سے خوف کفر ہے:

سوال: قومی پنچایت کے ایک شخص نے یہ کہا کہ آپ حضرات جس قدر خانگی معاملات کا اہتمام کرتے ہیں، اگر اس قدر نماز، روزہ یا دیگر امور شرعیہ میں توجہ فرمائیں، تو کتنے گھر نمازی ہو جائیں، اس پر صدر پنچایت نے جواب دیا کہ تم پنچایت اور نماز وغیرہ کا مقابلہ کرتے ہو، کیا نماز ہی پڑھنے سے مسلمان ہوتا ہے، ہم اس پر شرط لگاتے ہیں کہ اگر کوئی مولوی صاحب اس کو ثابت کر دیں، تو میں دس روپیہ دونگا نہیں تو آپ سے لونگا۔

اب سوال یہ ہے کہ صدر مذکور کا کہنا حق بجانب ہے یا نہیں؟

الجواب

صدر پنچایت کا یہ قول لغو ہے، بلکہ اس میں خوف کفر ہے کہ اس نے نماز کی توہین کی۔(۱)

== اہانت نماز کفر ہے:

سوال: ایک زیر باری مسلمان، ایک مسجد کے پیش امام مولوی کے ساتھ ہمیشہ جھگڑا فساد کرتا ہے، اور کہتا ہے کہ تم کس لئے ہمیشہ وعظ کہتے ہو، کس لئے ہمیشہ نماز پڑھنے کے واسطے زق زق بک بک کرتے ہو، کس لئے نماز پڑھنا، نماز پڑھنے سے کیا ہوگا، نیت کرنے سے بس عاری نہ ہو، وعظ کے بعد چار روٹی کے واسطے کھانا ہم کو اچھا نہیں لگتا، کھانے کے واسطے وعظ کرتے ہو، اس طرح مذکورہ مسلمان ہمیشہ امام کی توہین کرتا ہے، امام صاحب اس کی باتوں کو نہ سن کر ہمیشہ لوگوں کو وعظ کرتے رہے، لوگوں کو ہدایت کرتے رہے، نماز کے واسطے ہمیشہ تاکید کرتے رہے، جس سے مذکورہ مسلمان امام صاحب کو گالی دیتا ہے، اور بازار وغیرہ میں غیبت کرتا رہتا ہے، کہتا ہے تو مولوی زنا کار ہے، زنا کیا ہے، شیطان ہے، اور حرام زادہ ہے، تو ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے، اور اس کی بی بی نکاح میں ہے یا نہیں، اور اس کے گھر کھانا بغیر توبہ کے جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

شخص مذکور کا واقعی اگر یہی حال ہے کہ دوسروں کو نماز کا وعظ سنانے اور تاکید کرنے سے وہ برا مانتا ہے، نیز نماز کی تاکید کرنے کو زق زق اور بک بک کہتا ہے، اور یوں کہتا ہے کہ نماز کس واسطے پڑھنا، نماز پڑھنے سے کیا ہوتا ہے، بس نیت کافی ہے وغیرہ وغیرہ، دیگر فحش بیہودہ اور نکمے الفاظ کے علاوہ مذکورہ کفریہ الفاظ کو بکتا ہے، تو ایسے شخص کو لازم ہے کہ بعد توبہ وتجدید ایمان، تجدید نکاح بھی کرے، اگر وہ توبہ وتجدید ایمان نہیں کرتا ہے اور اپنے اسی کفریہ کلام پر مداومت کرتا ہے، تو پھر مسلمانوں کو چاہئے کہ زجراً وتوبیخاً اس سے ترک کلام وسلام وترک اکل وغیرہ کر دے، تاکہ ایسے کفریات سے باز آجاوے، اس لئے کہ اس کا یوں کہنا کہ نماز کس واسطے پڑھنا، نماز سے کیا ہوتا ہے، نماز کی اہانت ہے اور اہانت نماز کفر ہے۔(أو قال: يصلي الناس لأجلنا، كفر، لأجل اعتقاده أن الصلاة المكتوبة فرض كفاية، أو أراد به استهزاءً، أو سخرية. (شرح الفقه الأكبر، فصل من ذلك فيما يتعلق بالقرآن والصلاة، ص: ٢٨٤) فقط والله تعالى أعلم و علمه أتم. (فتاویٰ بسم اللہ: ۱/۱۶۳-۱۶۴)

(۱) قلت: وقد حقق في المسايرة أنه لابد في حقيقة الإيمان من عدم مايدل على الاستخفاف من قول أو فعل، الخ. (ردالمحتار، أول باب المرتد: ٣٩١/٣، ظفير)

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون فرمایا ہے، جس نے نماز کی پرواہ نہ کی، اس نے دین کے ستون کو گرادیا۔(۱)

اور ترک صلوٰۃ پر حدیث میں کفر کا اطلاق آیا ہے۔

''**من ترک الصلوٰۃ متعمدًا فقد کفر**''(مشکوٰۃ المصابیح)(۲)

یعنی جس نے قصداً نماز ترک کی وہ کافر ہوگیا۔

پس اگر چہ حنفیہ تارک صلوٰۃ کو کافر نہیں کہتے اور حدیث مذکور کی تاویل کرتے ہیں، لیکن فاسق ہونے میں اس کے کچھ شبہ نہیں ہے اور توہین کرنے والا نماز کی یا ہلکا سمجھ کر چھوڑنے والا نماز کا، باتفاق کافر ہے، (۳) اور یہی تاویل حدیث مذکور کی ہے۔

پس صدر مذکور کا قول بالکل بے دینی کی دلیل ہے، اور گویا نماز اس کے نزدیک لائق اہتمام کے نہیں ہے۔(**والعیاذ باللّٰہ تعالیٰ**) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲/۴۲۴)

حالت جنابت میں نماز پڑھ لی، تو خارج از اسلام نہیں ہوگا:

سوال: زید چند مبلغین کے ساتھ کسی گاؤں میں بغرض تبلیغ گیا، رات اسی بستی میں قیام رہا، اتفاقاً زید کو احتلام ہوگیا، وہاں سے قبل طلوع صبح کے قیام گاہ کی طرف سب لوگ روانہ ہوئے، راستہ میں ایک مسجد ملی، جس میں نہ کوئی غسل خانہ، نہ غسل کرنے کا کوئی انتظام، صرف سقاوہ میں وضو کرنے کے لئے پانی موجود تھا، سب لوگوں نے نماز فجر ادا کی، زید نے بھی بحالت حدث اکبران لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور شرم کی وجہ سے اپنے محتلم ہونے کو ظاہر نہیں کیا، اور اگر نماز نہ پڑھتا، تو سب لوگ اس کے محدث ہونے کو جان لیتے اور زید کو معلوم تھا کہ یہ نماز نہیں ہوگی، بلکہ

---

(۱) عن معاذبن جبل قال: کنامع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی غزوۃتبوک فقال لی:إن شئت أنبأتک برأس الأمر کلہ وعمودہ وذروۃسنامہ،قال:قلت:أجل یارسول اللّٰہ،قال:أمارأس الأمرفالإسلام، وأماعمودہ فالصلاۃ وأماذروۃسنامہ فالجہاد.(المستدرک للحاکم، کتاب الجہاد،رأس الأمر الإسلام وعمودہ الصلاۃوذروۃسنامہ الجہاد (ح:۲۴۵۵)انیس)

التلخیص الحبیر، کتاب الصلاۃ،باب أوقات الصلاۃ: ۱/۳۰۸،موسسۃ قرطبۃ.

قال ابن مسعود:من لم یصل فلا دین لہ.(مجمع الزوائدللہیثمی،باب فی تارک الصلاۃ(ح:۱۶۳۷)انیس)

(۲) عن انس بن مالک قال:قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:من ترک الصلاۃ متعمدًا فقد کفر جہارًا.(المعجم الأوسط،باب الجیم،من اسمہ جعفر،جعفربن محمدالفریابی(ح:۳۳۷۲)انیس)

عن معاذ قال:أوصانی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بعشر کلمات...ولاتترکن صلاۃ مکتوبۃ متعمدًا فإن من ترک صلاۃ مکتوبۃ متعمدًا فقد برئت منہ ذمۃ اللّٰہ .(مسند الإمام أحمد (ح: ۲۱۵۷۰)/المعجم الکبیر للطبرانی، باب المیم،من اسمہ معاذ(ح:۲۳۳)/السنن الکبریٰ للبیہقی(ح:۱۴۳۱۱)انیس)

(۳) وکذا الاستہزاء علی الشریعۃ الغراء کفر،لأن ذلک من أمارات تکذیب الأنبیاء.(شرح الفقہ الأکبر،ص:۱۸۶_ظفیر)

پڑھنے کے وقت قصد کرلیا تھا کہ مکان پر پہنچ کر غسل کر کے نماز ادا کروں گا، تو صورت مسئولہ میں زید کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں، از روئے شرع شریف کتب معتبرہ سے جواب مدلل کر کے تحریر فرمادیں اور عنداللہ ماجور ہوں؟

الجواب

صورت مسئولہ میں زید بدستور مسلمان اور اس کا نکاح بدستور قائم ہے، اس کو اپنے فعل پر توبہ کرنی چاہئے، اس پر لازم ہے کہ کبھی ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے، اس میں اہانت دین اور استخفاف ارکان اسلام کا شبہ ہوسکتا ہے، بہر حال معتمد اس صورت میں عدم تکفیر ہی ہے۔ **کما فی الشامی:**

"والمعتمد عدم التکفیر کما ھو ظاھر المذھب". (۱) فقط واللہ اعلم (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۲/۴۱۵-۴۱۶)

محتلم نماز میں شریک ہوگیا، تو کافر نہیں ہوا:

سوال: زید رات کو محتلم ہوا، صبح کو نہ تو نہایا اور نہ فجر کی نماز پڑھی، پھر ظہر کے وقت بوجہ شرم کے بغیر غسل جماعت میں شریک ہوگیا، تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوا یا نہیں اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا نہیں؟ عصر کے وقت غسل کر کے نماز فجر وظہر ادا کی اور توبہ واستغفار کیا۔

الجواب

اس صورت میں صحیح یہ ہے کہ وہ کافر نہیں ہوا اور توبہ واستغفار سے اس کا گناہ معاف ہوگیا، احتیاطاً تجدید ایمان وتجدید نکاح کرلینا بہتر ہے۔ **کذا فی الدر المختار.** (۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۲/۴۳۵-۴۳۶) ☆

(۱) (ردالمحتار، أول الطهارة)
" فی الدر المختار: قلت: وبه ظهر أن تعمد الصلوٰة بلاطهر غير مكفر، كصلاته لغير القبلة أو مع ثوب نجس، وهو ظاهر المذهب كما فی الخانية. (أول كتاب الطهارة: ۸۱/۱، طبع دار الفكر، بيروت)
كذا فی شرح الفقه الأكبر: ثم الصلوٰة بغير طهارة معصية فلاينبغی أن يقال بكفره إلا إذا استحلها. (مطلب فی إبراء الألفاظ المكفرة التی جمع العلامة بدر الرشيد من أئمة الأحناف، فصل فی القراء ة والصلوٰة، ص: ٤٦٨، طبع دار البشائر الإسلامية)
(۲) (قلت: وبه ظهر أن تعمد الصلوٰة بلاطهر غير مكفر كصلاته لغير القبلة أو مع ثوب نجس، وهو ظاهر المذهب كما فی الخانية. (أول كتاب الطهارة: ۸۱/۱، طبع دار الفكر، بيروت، انيس)
البتہ احتیاط کا تقاضہ تجدید ایمان ہے، جیسا کہ یہ عبارت بتاتی ہے۔
" لوصلی بغير القبلة أو بغير طهارة متعمدًا يكفر". (شرح الفقه الأكبر، ص: ۱۸۸)

☆ ناپاکی کی حالت میں نماز، اندیشۂ کفر ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ:

(۱) ایک عورت اپنے علم کے مطابق یہ سمجھتے ہوئے کہ مجھ پر غسل واجب نہیں ہوا، بغیر غسل کے نماز پڑھ لے اور بعد میں مسئلہ دریافت کرنے پر پتہ چلے کہ اس حالت میں غسل فرض ہوجاتا ہے؟ ==

نماز نہ پڑھوں گا، کافر ہی ہو کر رہوں گا، یہ کلمۂ کفر ہے:

سوال: ایک مسجد خام کی دیوار، بوجہ بارش شہید ہوگئی، ایک مسلمان اس کی مٹی اٹھا کر مکان تیار کر رہا ہے اور منع کرنے پر کہتا ہے کہ میں ضرور مٹی اٹھاؤں گا، میں نماز نہیں پڑھوں گا، کافر ہی ہو کر رہونگا۔

الجواب

یہ کلمۂ کفر ہے۔(۱) اس سے توبہ کرنی چاہئے، اگر یہ شخص توبہ نہ کرے، تو مسلمانوں کو چاہئے کہ اس سے قطع تعلق کردیں۔
قال اللّٰہ تعالیٰ: ﴿فَلا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾(الأية)(۲)فقط

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲/۴۱۹)

نماز نہ پڑھنے والا مسلمان اگر یہ کہے کہ اگر نماز ہی سے مسلمان ہوتا ہے تو میں کافر ہی سہی:

سوال: زید سے کسی نے یہ کہا کہ تم مسلمان ہو، تم کو نماز پڑھنا چاہئے، تم کیسے مسلمان ہو جو نماز نہیں پڑھتے ہو، اس نے صاف یہ کہا کہ ''اگر نماز ہی سے مسلمانی ہے تو کافر ہی سہی''، یا کوئی شخص یہ کہے کہ ''جاؤ، جاؤ، تم ہی بڑے

== (۲) ایک عورت کو پتہ چلے کہ مجھ پر غسل فرض ہے اور وہ بغیر غسل نماز پڑھ لے؟
(۳) بغیر وضو نماز پڑھ لے؟

الجواب

(۱) اس نماز کی قضا کرے جو جنابت کی حالت میں پڑھ چکی ہے۔(كما في الدر المختار: والقضاء فعل الواجب بعد وقته، كتاب الصلوٰة، باب قضاء الفوائت: ۲/۶۳، طبع مكتبه رشيديه، كوئٹه/وكذا في الهندية: ولو صلى الظهر على ظن أنه متوضىء... ثم تبين أنه صلى الظهر من غير وضوء يعيد الظهر خاصة.(كتاب الصلوٰة، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت: ۱/۱۲۲، طبع بلوچستان بک ڈپو، كوئٹه)

(۲-۳) بغیر طہارت کے جان بوجھ کر نماز ادا کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے، کفر تک کا خطرہ ہے فوراً ہی توبہ کرلے اور اس نماز کی قضا کرے اور کئے پر پشیمان اور نادم ہو جائے۔(كذا في الدر المختار: قلت: وبه ظهر أن تعمد الصلوٰة بلا طهر غير مكفر، الخ.(أول كتاب الطهارة: ۱/۸۱، طبع ايچ ايم سعيد، كراچى/وكذا في شرح الفقه الأكبر: ثم الصلوٰة بغير طهارة معصية فلاينبغي أن يقال بكفره إلا إذا استحلها. (مطلب في إبراء الألفاظ المكفرة التي جمع العلامة بدر الرشيد من أئمة الأحناف، فصل في القراءة والصلوٰة: ۴۶۸، طبع دار البشائر الإسلامية) فقط واللّٰہ تعالیٰ اعلم

حررہ عبد اللطیف غفرلہ، معین مفتی مدرسہ قاسم العلوم، ملتان، ۲۵/رجب ۱۳۸۴ھ۔(فتاویٰ مفتی محمود: ۱/۴۲۴)

حاشية صفحه هذا:

(۱) ''من جحد فرضًا مجمعًا عليه كالصلوٰة والصوم والزكوٰة والغسل من الجنابة كفر''.(شرح الفقه الأكبر: ۳/۲۱۲)
''من قال: لا أصلي جحودًا أو استخفافًا، الخ، فلاشک أنه كفر''(شرح الفقه الأكبر، ص: ۲۰۹)

(۲) سورة الأنعام: ۶۸ ـ انيس

نمازی ہو،تم ہی جنت کو جانا،ہم دوزخ ہی میں رہیں گے'' ، ایسے لوگ مسلمان ہیں یا کافر؟

الجواب ــــــــــــــــــــ

یہ کلمہ کفر کا ہے، وہ شخص کافر ہوگیا، اس کو توبہ وتجدید اسلام کرنا لازم ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲/۳۵۷) ☆

ہم نماز نہیں پڑھتے ، ہم نہیں جانتے کہ کون خدا، کون رسول، دنیا تو ایک سائنس ہے:

سوال: ایک شخص نے نماز کی تلقین کرنے والے کے جواب میں یہ کہا کہ:'ہم نماز نہیں پڑھتے ، ہم نہیں جانتے کہ کون خدا، کون رسول، دنیا تو ایک سائنس ہے، جس میں چیزیں پیدا ہوتی ہیں، اور جاتی ہیں' ، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

ایسے الفاظ کہنا سخت گناہ ہے، فقہا نے ایسے الفاظ کہنے والے کی تکفیر کی ہے، نیز یہ عقیدہ مسلمانوں کا نہیں، بلکہ کفار ودہریوں کا عقیدہ ہے، لہٰذا اسے بہت جلد صدق دل سے توبہ کرنا ضروری اور فرض ہے، اور تجدید ایمان ونکاح بھی کرنی چاہئے۔ (فتاویٰ محمودیہ:۶/۱۱۸)

''(ويكفر) بقول المريض: لا أصلى أبدًا جوابا لمن قال له: صل، وقيل: لا''. (۲)

''وما كان فى كونه كفرًا اختلاف يؤمر قائله بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذلك احتياطاً''. (۳) (فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۴۷-۵۴۸)

---

(۱) اعلم أنه إذا تكلم بكلمة الكفر عالماً بمعناها ولايعتقد معناها لكن صدرت عنه من غير إكراه بل مع طواعيته فإنه يحكم عليه بالكفر، الخ. (شرح الفقه الأكبر، ص: ۳۰۲)

☆ اگر نماز ہی سے مسلمان ہوتا ہے، تو میں کافر ہی سہی:

سوال: کسی نے کسی سے یہ کہا کہ:''تم کیسے مسلمان ہو، جو نماز نہیں پڑھتے ہو، تم کو نماز پڑھنی چاہئے''، اس نے جواب میں کہا کہ'' اگر نماز ہی سے مسلمان ہوتا ہے، تو میں کافر ہی سہی''، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

یہ کلمۂ کفر ہے، وہ شخص کافر ہوگیا، اس کو توبہ وتجدید اسلام کرنا لازم ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۱۲/۳۵۷)

''إذا أطلق الرجل كلمة كفر عمدًا لكنه لم يعتقد الكفر يكفر، وهو الصحيح عندى، لأنه استخف بدينه''. (البحر الرائق: ۵/۱۲۵، ط: الباكستان. ورد المحتار، باب المرتد: ۶/۳۵۸، ط: زكريا ديوبند)

نیز اس میں اپنی ذات کے سلسلے میں کفر پر رضا مندی کا اظہار ہے، جو بالاتفاق کفر ہے۔

''والرضى بكفر نفسه كفر بالاتفاق''. (مجمع الأنهر لداماد آفندى: ۱/۶۸۸، ط: بيروت) (فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۴۶-۵۴۷)

(۲) البحر الرائق: ۵/۱۲۲، ط: الباكستان (مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر، ألفاظ الكفر أنواع: ۱/۶۹۳. انيس)

(۳) مجمع الأنهر لداماد آفندى: ۱/۶۸۷-۶۸۸، ط: بيروت (الصبى العاقل إذا ارتد. انيس)

اگر کعبہ شریف کے بجائے بیت المقدس قبلہ ہوتا، تو میں کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے ہی نماز پڑھتا:

سوال: ایک شخص نے کہا ''اگر کعبہ شریف کے بجائے بیت المقدس قبلہ ہوتا، تو میں کعبہ شریف کی طرف رخ کر کے ہی نماز پڑھتا، بیت المقدس کی طرف کو نہیں''، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے، کیوں کہ یہ جملہ موجب کفر ہے۔

''ولو قال: اگر کعبہ قبلہ نہ بودے، وبیت المقدس قبلہ بودے، من نماز بکعبہ کردمے، وبہ بیت المقدس نکردمے...... **کفر**''، **كذا في الينابيع**.(۱)

نیز اس میں بیت المقدس کا استخفاف اور حکم شرعی سے اعراض ہے، جو موجب کفر ہے۔

''**أو استخف ... بالمسجد أو بنحوه ممايعظم في الشرع ... كفر**''.(۲)(فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۵۷)

''مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا'' یہ کلمۂ کفر ہے:

سوال: بندہ ایک تیلی کے گھر تیل لینے گیا، میں نے اس سے کہا، ''اٹھو بھائی، نماز پڑھو''، اس نے کہا ''چلو، تم کو کیا ہے''، دوبارہ کہنے پر اس نے مجھے گالیاں دی، سہ بارہ کہنے پر جواب دیا، دشنام دے کر، ''مجھ کو نمازی کی قبر میں نہیں جانا''، چوتھی دفعہ کہنے پر جواب دیا کہ ''جب نماز پڑھنے والے خلاص ہو جائیں گے، تو بھی کیا ہے'' اور منع کرنے پر اس نے مجھے مارا، میں شرمندہ ہو کر واپس چلا آیا، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

الجوابــــــــــــــــ

اس شخص کے فاسق ہونے میں کسی کے نزدیک شبہ نہیں ہے اور اس حالت میں خوف کفر ہے، اس کو توبہ کرنی چاہئے اور تجدید اسلام وتجدید نکاح کرنا چاہئے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم دیوبند:۱۲/۴۱۳)

تجھے نماز پڑھنے سے کیا پھل ملا؟ کیا فائدہ ہوا:

سوال: ایک شخص نے کسی کو نماز پڑھنے کے لئے کہا، اس نے جواب دیا کہ ''تجھے نماز پڑھنے سے کیا پھل ملا؟ کیا فائدہ ہوا؟'' اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے ممنون فرمائیں۔

---

(۱) **الفتاویٰ الهندية: ۲/۲۶۹۔**

(۲) **مجمع الأنهر لداماد آفندي: ۱/۶۹۲، ط: بيروت (ألفاظ الكفر أنواع. انيس)**

(۳) **''من قيل له: صل، فقال: لا أصلي بأمرك كفر''. (شرح الفقه الأكبر، ص: ۲۱۰)**

''من قال: لا أصلي جحودًا أو استخفافًا أو علىٰ أنه لم يؤمر أوليس بواجب فلاشك أنه كفر في الكل''. (شرح الفقه الأكبر، ص: ۲۰۹، ظفير)

الجواب ــــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے اور آئندہ اس طرح کے کلمات سے پورا اجتناب کرے۔

أو قال للآمر: مازدت وما ربحت من صلاتك يكفر. (۱)(فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۵۱)

میں نے بہت مرتبہ نمازیں پڑھی ہیں، مگر کبھی بھی میری کوئی ضرورت وحاجت پوری نہ ہوئی:

سوال: ایک شخص سے کہا گیا کہ آؤ، فلاں ضرورت وحاجت کی درپیشی کے سبب نماز پڑھتے ہیں، اس نے بطور طنز واستخفاف جواب دیا کہ ''میں نے بہت مرتبہ نمازیں پڑھی ہیں، مگر کبھی بھی میری کوئی ضرورت وحاجت پوری نہ ہوئی''، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

اس کا جواب موجب کفر ہے، وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے، اور توبہ واستغفار کرے۔

''اگر یکے را گویند: بیا تا نماز کنیم، برائے آں حاجت پس او گوید ''من بسیار نماز کردم، ہیچ حاجت من روا نشد، وآں بروجہ استخفاف وطنز گوید، کافر گردد۔ **كذا في التتارخانية**''. (۲)

نیز اس میں نماز کا استخفاف ہے، جو بالاتفاق موجب کفر ہے۔

ومحل الاختلاف(في الكفر وعدمه إذا قال في الصلاة كذا وكذا)إذا لم يكن استخفافاً بالدين؛وإن على وجه الاستهزاء والاستخفاف فيصير كافرًا بالاتفاق. (۳)(فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۵۵)

ہم تو کل نماز پڑھ آئے تھے، ہمیں تو اب تک بھی ہوش نہیں آیا ہے:

سوال: ایک شخص سے کسی نے کہا کہ ''آیئے نماز پڑھنے کے لئے چلتے ہیں''، اس نے جواب دیا ''ہم تو کل نماز پڑھ آئے تھے، ہمیں تو اب تک بھی ہوش نہیں آیا ہے'' اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ اس کا یہ جملہ موجب کفر ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

یہ جملہ موجب کفر نہیں ہے۔ کیوں کہ اس کا مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہم تو کل بھی گئے تھے اور آج بھی جاتے، اگر طبیعت اچھی رہتی، لیکن طبیعت خراب ہونے سے معذور ہیں۔ (نظام الفتاویٰ: ۱/۵۵)

لو كان في المسئلة وجوه توجب الكفر ووجه واحد يمنع التكفير فعلى المفتي أن يميل إلى

(۱) مجمع الأنهر لداماد آفندی: ۱/۶۹۴، ط: بیروت

(۲) الفتاویٰ الهندية: ۲/۲۶۸، ط: الباکستان

(۳) مجمع الأنهر لداماد آفندی: ۱/۶۹۴، ط: بیروت

الوجه الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم،زاد فی البزازیة:إلا إذا خرج بإرادته فوجب الکفر فلاینفعه التأویل حینئذٍ،ثم لو کانت نیة القائل ذلک فهو مسلم ولو کانت نیته الوجه الذی یوجب الکفر لاینفعه حمل المفتی کلامه،فیؤمر بالتوبة وبتجدید النکاح.(۱)

اگر اس کلام کی مراد میں محاورات کے اعتبار سے چند احتمال ہوں،اور سب احتمالات میں یہ کلام ایک کلمۂ کفر بنتا ہو،لیکن صرف ایک احتمال ضعیف ایسا بھی ہو کہ اگر اس کلام کو اس پر حمل کیا جائے،تو معنی کفر نہیں رہتے،بلکہ عقائد حقہ کے مطابق ہوجاتے ہیں،تو مفتی پر واجب ہے کہ اسی احتمال ضعیف کو اختیار کر کے اس کے مسلمان ہونے کا فتویٰ دے،جب تک کہ خود وہ متکلم اس کی تصریح نہ کرے کہ میری مراد یہ معنی نہیں۔(۲)

اگر قائل کی مراد وہی صورت تھی تو وہ مسلمان ہے،اور اگر اس کی مراد وہ احتمال تھا جس سے کفر ثابت ہوتا ہے،تو اب مفتی کی تاویل سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

لیکن چونکہ یہ جملہ نہایت غیر مناسب ہے،اس لئے وہ توبہ واستغفار کرے اور آئندہ کے لئے اس طرح کے کلمات سے کلی اجتناب کرے۔

فی فصول العمادی:"وماکان خطأً من الألفاظ ولایوجب الکفر فقائله مؤمن علیٰ حاله ولا یؤمر بتجدید النکاح،ولکن یؤمر بالاستغفار والرجوع عن ذلک". (۳)(فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۶۰-۵۶۱)

اللہ تعالیٰ نے میرے مال میں کٹوتی کی ہے،تو میں اس کے حق کی ادائیگی میں کٹوتی کروں گا:

سوال: ایک شخص نے کسی کو نماز پڑھنے کے لئے کہا،اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے مال میں کٹوتی کی ہے،تو میں اس کے حق کی ادائیگی میں کٹوتری کروں گا۔(معاذ اللہ)اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــــ حامدًا ومصليًا وبالله التوفيق

وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے؛کیوں کہ اس کا یہ جملہ موجب کفر ہے۔

وإذا قیل لرجل:صل فقال:إن اللّٰه تعالیٰ نقص عنی مالی،فأنا أنقص حقه کفر.(۴)

(فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۵۹)

---

(۱) کتاب جامع الفصولین للإمام محمود بن إسماعیل الشهیر بابن القاضی الحنفی:۲/۲۹۸-(کذا فی البحر الرائق،باب أحکام المرتد:۵/۱۳۴/ردالمحتار،باب المرتد:۴/۲۲۴.انیس)

(۲) جواهر الفقه:۱/۳۵-

(۳) مجمع الأنهر لداماد آفندی،الصبی العاقل إذا ارتد:۱/۶۸۸،ط:بیروت،ورد المحتار،باب المرتد،مطلب جملة من لایقتل إذا ارتد:۶/۳۹۱،ط:زکریا،دیوبند۔

(۴) مجمع الأنهر لداماد آفندی:۱/۶۹۴،ط:بیروت

میں نماز کس کے لئے پڑھوں، جبکہ میرے ماں باپ انتقال کرچکے ہیں:

سوال: ایک شخص نے دوسرے کو نماز پڑھنے کے لئے کہا، اس نے جواب دیا: ''میں نماز کس کے لئے پڑھوں، جبکہ میرے ماں باپ انتقال کرچکے ہیں''۔ اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

یہ جملہ نہایت خطرناک ہے، حضرات فقہا نے ایسے شخص کی تکفیر فرمائی ہے، لہذا وہ توبہ واستغفار کرے اور اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے۔

''أو قال: نماز کرا کنم مادر پدر من مردہ اند، فهذا كله كفر، كذا في خزانة المفتين''. (۱) (فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۵۴)

میں کس لئے نماز پڑھوں، میرے نہ بیوی نہ بچے:

سوال: ایک شخص نے نماز کی تلقین کرنے والے کے جواب میں یہ کہا کہ ''میں کس لئے نماز پڑھوں، میرے نہ بیوی نہ بچے''، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے ممنون فرمائیں۔

الجواب ــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

یہ جملہ نہایت خطرناک ہے، حضرات فقہا نے ایسے شخص کی تکفیر فرمائی ہے، کیوں کہ اس میں نماز کا استخفاف ہے، لہذا وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے، اور توبہ واستغفار کرے۔

''اگر گوید نماز از بہر چہ کنم کہ زن ندارم وبچہ ندارم یکفر'' كذا في خزانة المفتين. (۲)

''وإن علىٰ وجه الاستهزاء والاستخفاف فيصير كافرًا بالاتفاق''. (۳) (فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۵۹-۵۶۰)

نماز پڑھنے سے میرا دل اکتا گیا:

سوال: ایک شخص نے نماز کی تلقین کرنے والے کے جواب میں یہ کہا کہ ''نماز پڑھنے سے میرا دل اکتا گیا''، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ــــــــ حامدًا و مصليًا و بالله التوفيق

وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے۔

''أو قال: چنداں نماز کردم کہ مرا دل بگرفت - فهذا كله كفر''، كذا في خزانة المفتين. (۴) (فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۵۴)

---

(۱) الفتاوىٰ الهندية: ۲/ ۲۶۸، ط: الباكستان
(۲) الفتاوىٰ الهندية: ۲/ ۲۷۰، ط: الباكستان
(۳) مجمع الأنهر لداماد آفندى: ۱/ ۶۹۴ ط: بيروت
(۴) الفتاوىٰ الهندية: ۲/ ۲۶۸، ط: الباكستان

میں نے تو نماز اٹھا کر طاق پر رکھ دی:

سوال: ایک شخص نے نماز کی تلقین کرنے والے کے جواب میں کہا کہ ''میں نے تو نماز اٹھا کر طاق پر رکھ دی''۔اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے نوازیں۔

الجواب ــــــــــ حامدًا و مصليًا و باللّٰه التوفيق

وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اورتوبہ واستغفار کرے،حضرات فقہا نے ایسے شخص کی تکفیر فرمائی ہے، کیوں کہ اس سے نماز کا استخفاف ہورہا ہے۔

''گوید نماز را بر طاق نہادم'یکفر''... **كذا في خزانة المفتين.** (۱)(فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۶۰)

صرف رمضان المبارک میں نماز پڑھنا اور یہ کہنا کہ یہ تو بہت ہے:

سوال: ایک شخص صرف رمضان المبارک کے مہینہ میں نماز پڑھتا ہے،اس سے کسی نے کہا کہ ''پورے سال نماز پڑھا کرو''،اس نے جواب دیا کہ ''یہ تو بہت ہے''، یا یہ کہ ''یہ تو بہت زیادہ ہے''،کیونکہ رمضان المبارک کی ہر نماز ستر نمازوں کے برابر ہوتی ہے۔

الجواب ــــــــــ حامدًا و مصليًا و باللّٰه التوفيق

وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اورتوبہ واستغفار کرے؛ کیونکہ اس میں بقیہ مہینوں کی نمازوں کا استخفاف ہورہا ہے،جو موجب کفر ہے۔

''**رجل يصلي في رمضان لاغير ويقول:** ایں خود بسیار است،**أويقول:** زیادہ می آید؛**لأن كل صلاة في رمضان تستوي سبعين صلاة يكفر**''.(۲)(فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۵۷-۵۵۸)☆

(۱) **الفتاویٰ الهندية:۲/۲۷۰،ط: الباكستان**

(۲) **الفتاویٰ الهندية:۲/۲۶۸ ،ط:الباكستان**

☆ **رمضان المبارک کا مہینہ آنے دو،اس میں نماز پڑھا کریں گے:**

سوال: کسی نے ایک شخص کو کہا کہ نماز پڑھا کرو،اس نے جواب دیا کہ ''رمضان المبارک کا مہینہ آنے دو،اس میں نماز پڑھا کریں گے''،اس کے بارے میں شرع متین میں کیا حکم ہے؟ جواب سے ممنون فرمائیں۔

الجواب ــــــــــ حامدًا و مصلياً و باللّٰه التوفيق

وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اورتوبہ واستغفار کرے، کیوں کہ اس سے دوسرے مہینوں کی نمازوں کا استخفاف ہورہا ہے،جو موجب کفر ہے۔

''**ويكفر ... بقوله:اصبر إلى مجيء شهر رمضان حتى نصلي في جواب من قال صل**''.(مجمع الأنهر لداماد آفندي:۱/۶۹۴،ط:بيروت)(فتاویٰ یوسفیہ:۱/۵۵۸)

جمعہ کی نماز کو شر وفساد کی نماز کہنا کفر ہے:

سوال: اگر کوئی شخص از روئے تحقیر کہہ دے کہ ''نماز جمعہ شر وفساد کی نماز ہے''، تو کیا حکم ہے؟

الجواب ______________

یہ کلمہ کفر ہے اور وہ شخص کافر ومرتد ہے۔ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) (۱) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۲/۳۷۳-۳۷۴) ☆

''نماز نہ پڑھا کرو، تاکہ تم کو نماز چھوڑنے کی حلاوت نصیب ہو'' یہ کہنا کیسا ہے:

سوال: ایک شخص نے نماز چھوڑنے والے کو نصیحت کی کہ ''پابندی سے نماز پڑھا کرو، تاکہ تم کو نماز کی حلاوت وچاشنی نصیب ہو''، اس نے جواب دیا کہ ''تم نماز نہ پڑھا کرو، تاکہ تم کو نماز چھوڑنے کی حلاوت نصیب ہو''، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ______________ حامدًا ومصليًا وباللّٰه التوفيق

اگر استہزاءً اس نے یہ کہا ہے، تو یہ موجب کفر ہے، لہٰذا وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے۔
"ولو قيل للفاسق صل حتى تجد حلاوة الصلاة، فقال: لاتصل حتى تجد حلاوة الترك يكفر". (۲)

(۱) الاستهزاء على الشريعة الغراء كفر لأن ذلك من أمارات تكذيب الأنبياء. (شرح الفقه الأكبر، ص: ۱۸۶)
"نماز چیزے نیست، أو قال: 'نماز کرا کنم مادر وپدر من مردہ اند' یکفر". (الفتاویٰ الهندية: ۲/۲٦۸، ط: مصر، ظفير)

☆ **نماز جمعہ شر وفساد کی نماز ہے:**

سوال: ایک شخص نے یوں کہا تحقیراً کہ ''نماز جمعہ شر وفساد کی نماز ہے''، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب ______________ حامدًا ومصليًا وباللّٰه التوفيق

یہ کلمۂ کفر ہے اور وہ کافر ومرتد ہے۔ (فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۲/۳۷۳)
لہٰذا وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے۔
"ومن أطلق كلمة الكفر عمدًا لكنه لم يعتقد الكفر يكفر وهو الصحيح عندي؛ لأنه استخف بدينه. (البحر الرائق: ۵/۱۲۵، ط: الباكستان. ورد المحتار أول باب المرتد: ٦/۳۵۸، ط: زكريا، ديوبند)
نیز اس میں نماز کی تحقیر ہے، جو بالاتفاق کفر ہے۔
ومحل الاختلاف (في الكفر وعدمه إذا قال في الصلاة كذا وكذا) إذا لم يكن استخفافًا بالدين وإن على وجه الاستهزاء والاستخفاف، فيصير كافرًا بالاتفاق. (كتاب الإعلام بقواطع الإسلام للإمام ابن حجر المكي: ۲۳-۲۷) (فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۴۹-۵۵۰)

(۲) مجمع الأنهر لداماد آفندي: ۱/٦۹۴۔

زاد في السراجية: إن أراد به الاستهزاء. (۱)
اور اگر استہزا مقصود نہیں، تو یہ موجب کفر تو نہیں، لیکن اس طرح کے کلمات نہایت خطرناک ہیں، اس لئے اس کو توبہ واستغفار لازم ہے۔
''وما كان خطأ من الألفاظ لايوجب الكفر فقائله مؤمن علٰى حاله ولا يؤمر بتجديد النكاح، ولكن يؤمر بالاستغفار والرجوع عن ذلک''. (۲) (فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۵۱-۵۵۲)

'نماز نہ پڑھنا بہترین کام ہے' یہ کہنا کیسا ہے:

سوال: ایک شخص نے نماز کی تلقین کرنے والے کے جواب میں کہا کہ ''نماز نہ پڑھنا بہترین کام ہے''۔ اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے ممنون فرمائیں۔

الجواب ــــــــــ حامدًا ومصليًا وبالله التوفيق

اگر اس نے استخفافاً واستہزاءً ایسا کہا ہے، تو یہ موجب کفر ہے، وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے۔
''إذا قال: خوش کاریست بے نمازی، فهو كفر''. (۳)
''مايكون كفرًا اتفاقًا يبطل العمل والنكاح''. (۴)
اور اگر اس نے استخفافاً نہیں کہا ہے، تو یہ موجب کفر نہیں، لیکن یہ جملہ نہایت خطرناک ہے، اس پر توبہ واستغفار لازم ہے، ورنہ کفر کا اندیشہ ہے۔
''ما كان خطأً من الألفاظ ولا يوجب الكفر فقائله مؤمن علٰى حاله ولا يؤمر بتجديد النكاح ولكن يؤمر بالاستغفار والرجوع عن ذلک''. (۵) (فتاویٰ یوسفیہ: ۱/۵۵۶)

فرائض کی موجودہ رکعات کا منکر گمراہ ہے:

سوال: ایک آدمی نے لوگوں کے اندر یہ پھیلا دیا ہے کہ ہر نماز کی دو رکعت فرض ہیں، باقی نماز نہیں ہے، اس کے

(۱) الفتاوىٰ السراجية على الخانية: ٢/٤٠٥، ط: لكهنؤ
(۲) رد المحتار، باب المرتد، مطلب جملة من لايقتل إذا ارتد: ٦/ ٣٩١، ط: زكريا، ديوبند
(۳) الفتاوىٰ الهندية: ٢/٢٦٨، ط: الباكستان
(۴) الدر المختار متن الرد، باب المرتد، مطلب جملة من لايقتل إذا ارتد: ٦/٣٦٧، ط: زكريا ديوبند
(۵) مجمع الأنهر لداماد آفندى: ١/٦٨٨، ط: بيروت/ رد المحتار، باب المرتد، مطلب جملة من لايقتل إذا ارتد: ٦/٣٩١، ط زكريا، ديوبند

ساتھ چند آدمی بھی شریک ہو گئے ہیں، ان کا دعویٰ ہے کہ قرآن وحدیث میں دو رکعت فرض کے سوا ثبوت نہیں ملتا، کیا یہ لوگ مسلمان رہے یا نہ، ان سے تعلقات رکھنا کیسا ہے؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

شروع اسلام میں نماز دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں، اس کے بعد حضر وا قامت کی نمازوں میں سوائے فجر اور مغرب اور جمعہ کے اضافہ کر دیا گیا، صحیح مسلم میں ہے:

عن عائشة زوج النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیه وسلم أنها قالت: فرضت الصلاة رکعتین، رکعتین فی الحضر والسفر فأقرت صلاة السفر وزید فی صلاة الحضر. (ج: ۱/ص: ۲٤۱)(۱)

شامی میں ہے:

"**ماکان من ضروریات الدین وهو مایعرف الخواص والعوام أنه من الدین کوجوب اعتقاد التوحید والرسالة والصلوات الخمسة وأخواتها یکفر منکره وما لا فلا، آه.**(ج: ۱/ص: ٤۹۱)

رکعتین پر زیادتی احادیث سے ثابت ہے۔ اس لئے اس کا انکار ضلالت ہے۔ اہل اسلام کو ایسے لوگوں سے بچنا لازم ہے۔ فقط واللہ اعلم

بندہ محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ، نائب مفتی خیر المدارس، ملتان۔ الجواب صحیح: بندہ عبد الستار عفا اللہ عنہ، رئیس الافتاء۔

(خیر الفتاویٰ: ۲/۲۷۶-۲۷۷)

رکوع وسجود کی فرضیت کا انکار کرنا:

سوال: ایک شخص نے رکوع وسجود کی فرضیت کا انکار کر دیا، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟ مدلل جواب سے ممنون فرمائیں۔

الجواب ــــــــــ حامدًا ومصلیًا وباللّٰہ التوفیق

وہ کافر ہے، وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید کرے اور توبہ واستغفار کرے۔

"**ویکفر بإنکار فرضیة الرکوع والسجود مطلقًا**". (۲)

اور اگر اس کی مراد اس "رکوع وسجود فرض نہیں" سے، یہ ہے کہ 'نماز کبھی بغیر رکوع وسجود کے بھی فرض بن کر جائز ہو جاتی ہے، جیسے وہ جو رکوع وسجود سے عاجز ہو، اس کی نماز بغیر رکوع وسجود کے ہو جائے گی، یا جیسے نماز جنازہ وغیرہ'، تو یہ

(۱) الصحیح لمسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها (ح: ٦۸٥) انیس

(۲) مجمع الأنهر لداماد آفندی: ۱/٦۹٤۔

موجب کفر تو نہیں، لیکن چونکہ موہم کفر ہے۔اس لئے اس طرح کہنے سے پورا اجتناب ضروری ہے۔لہذا وہ توبہ و استغفار کرے اور آئندہ کے لئے اجتناب کرے۔

الصلاة فريضة وركوعها وسجودها،فمن قال:ليس بفريضة فقد أخطأ ولم يكفر؛لأنه متأول، وأراد بالتأويل:أن الصلاة قد تجوزبلاركوع وسجود،وتقع فرضًا كمن عجزعنهما،أشار إلٰى أن مثل هذا التأويل يمنع التكفير،وإن لم يعتبرمن كل وجه.(۱)

لوكان فى المسئلة وجوه توجب الكفر،ووجه واحد يمنع التكفيرفعلى المفتى أن يميل إلى الوجه الذى يمنع التكفير؛تحسينًا للظن بالمسلم.

زاد فى البزازية:إلا إذا خرج بإرادته فوجب الكفرفلاينفعه التأويل حينئذ،ثم لوكانت نية القائل ذلک فهومسلم،ولوكانت نيته الوجه الذى يوجب الكفر،لاينفعه حمل المفتى كلامه، فيؤمربالتوبة وبتجديد النكاح.(۲)(فتاویٰ یوسفیہ:۵۵۲/۱-۵۵۳)

قعدۂ اخیرہ کی فرضیت کا منکر کافر نہیں:

سوال:　ہمارے محلے کی مسجد میں دو آدمیوں کے درمیان بحث ہورہی تھی،ایک نے کہا کہ ’’جوشخص نماز میں قعدہ ٔاخیرہ کی فرضیت کا منکر ہو،تو وہ کافر نہیں‘‘،اور دوسرا اس کو کافر کہہ رہا تھا،اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں میں کس کی بات صحیح ہے اور کون حق پر ہے؟

الجواب ــ

قعدۂ اخیرہ کے بارے میں مختلف روایات فقہاء کرام سے مروی ہیں۔

’’**كشف الأسرار للبزدوى**‘‘ میں ہے کہ قعدۂ اخیرہ واجب ہے،فرض نہیں،لیکن یہ وجوب فرضیت کے حکم میں ہے اور صاحب ’’خزانۃ الروایات‘‘ فرماتے ہیں کہ فرض ہے اور اسی کو ابن الہمامؒ اور فخر الدین الزیلعیؒ نے راجح قرار دیا ہے۔

بنابریں اختلاف،اگر کوئی نماز میں قعدۂ اخیرہ کی فرضیت کا منکر ہو،تو کافر نہیں،البتہ مشروعیت کا منکر کافر ہے،اس لئے اول شخص کی بات صحیح ہے۔

قال العلامة ابن عابدين:(تحت قوله لايكفرمنكره)الظاهرأن المراد منكرفرضيته؛لأنه قيل بوجوبه كما فى القهستانى،وأما منكرأصل مشروعيته فينبغى أن يكفرلثبوته بالإجماع،بل معلوم

---

(۱)　جامع الفصولين لابن القاضى الحنفى:۳۰۵/۲،ط:بمصر

(۲)　جامع الفصولين لابن القاضى الحنفى:۲۹۸/۲،ط: بمصر

من الدين بالضرورة أفاده ح،ويؤيده ماقالوا فى السنن الرواتب من لم يرهاحقاً كفر. (رد المحتار، فرائض الصلٰوة فى بحث القعود الأخير: ۱/۴۴۸)(۱)(فتاویٰ حقانیہ:۳/۸۴-۸۵)

فرض نماز کا منکر کافر ہے یا نہیں:

سوال: پنجگانہ نماز جو دلیل قطعی سے خداوند کریم نے مسلمانوں پر حکم کردیا، یعنی فرض کردیا ہے، اس فرض کا انکار کرنے والا، حکم الٰہی کا انکار کرنے والا، از روئے شرع کافر ہوگا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

قبل اس کے یہ جانا جائے کہ نماز کیا ہے، اور اس کے کیا فضائل ہیں اور اس کے ترک پر کیا کیا وعیدیں ہیں، اور مجتہدین کے کیا مذاہب ہیں؟ اس سے خود بخود مسئلہ مرقومۃ الصدر پر روشنی پڑے گی اور معنیٰ اس کے واضح ہوجائیں گے صلاۃ کے معنی، لغت میں دعاوغیرہ کے ہیں اور شریعت میں ارکان اور افعال مخصوصہ کا.

فهى فى اللغة عبارة عن الدعاء،وفى الشريعة عبارة عن الأركان والأفعال المخصوصة. (۲)

اور فضیلت کے لئے یہ ایک حدیث کافی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

" أرأيتم لوأن نهرًا بباب أحدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات هل يبقٰى من درنه شيء؟ قالوا: لايبقٰى من درنه شيء،قال:فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو اللّٰه بهن الخطايا". (۳)

اور ترک نماز پر یہ وعید کافی ہے:

قال أخبرنى أبوالزبير أنه سمع جابربن عبد اللّٰه يقول:سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه تعالٰى عليه وسلم يقول:"بين الرجل وبين الشرك والكفرترك الصلاة". (۴)

ان وعیدوں کی وجہ سے امام شافعی، امام مالک، امام احمد رحمہم اللہ قائل ہیں کہ قصداً نماز ترک کرنے والے کو قتل کردیا

---

(۱) قال العلامة حسن بن عمار الشرنبلالى:وحكم الواجب استحقاق العقاب بتركه عمدًا وعدم إكفارجاحده و الثواب بفعله ولزوم سجود السهولنقص الصلٰوة بتركه سهوًا.اھـ (مراقى الفلاح علٰى صدرالطحطاوى،فصل فى واجبات الصلٰوة:۱۹۹، ۲۰۰)

(۲) حاشية الطحطاوى،كتاب الصلاة،ص: ۱۷۱۔

(۳) الصحيح لمسلم،قبيل باب فضل الجلوس فى مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد: ۱/۲۳۵۔كتاب المساجد ومواضع الصلاة (ح: ۶۶۷)/الصحيح للبخارى،كتاب الصلاة،باب الصلوات الخمس كفارة (ح: ۵۰۵)/ سنن الترمذى،كتاب الأمثال،باب مثل الصلوات الخمس(ح:۲۸۶۸)انيس

(۴) الصحيح لمسلم،باب بيان إطلاق اسم الكفرعلٰى من ترك الصلاة: ۱/۶۱۔(ح: ۸۲)انيس

جائے، حتیٰ کہ امام احمد رحمہ اللہ تو فرماتے ہیں کہ یہ قتل بطور حد کے نہ ہوگا، بلکہ بوجہ کفر کے ہوگا، تو گویا ان کے ہاں قصداً نماز چھوڑنے والا کافر ہے، اگر چہ ہمارے یہاں نہ قتل ہے نہ کفر، مگر توبہ تک قید میں رکھنے کا حکم ہے۔

وقال أصحابنا فی جماعة منهم الزهری: لایقتل بل یعذر (صوابه، یعزر) ویحبس حتٰی یموت أویتوب، قوله: (وعند الشافعی یقتل) وکذا عند مالک وأحمد، وفی روایة عن أحمد، و هی المختارة عند جمهور أصحابه أنه یقتل کفرًا. (۱)

جب کہ محض قصداً ترک پر یہ وعیدیں ہوں اور اماموں کے ایسے سخت اقوال ہوں، تو ایک شخص باوجود ایمان دار اور مسلمان کہلوانے کے، جس کی تفسیر یہ ہے:

"تصدیق النبی بالقلب فی جمیع ماعلم بالضرورة مجیئه به من عند اللّٰه تعالٰی إجمالاً فإنه کافٍ فی الخروج عن عهدة الإیمان ولاتنحط درجته عن الإیمان التفصیلی فالمشرک المصدق بوجود الصانع وصفاته لایکون مؤمناً إلا بحسب اللغة دون الشرع لإخلاله بالتوحید وإلیه الإشارة بقوله تعالٰی: وَمَایُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ" و الإقرار به أی باللسان. (۲)

نماز جیسی ضروریات دین سے منکر ہو، تو اس کو کیوں منسوب الی الکفر نہیں کیا جائے گا، جب کہ کفر کے معنیٰ ہی یہ ہوں کہ!

"وشرعاً: تکذیبه صلی اللّٰه تعالٰی علیه وسلم فی شئ مماجاء به من الدین ضرورة". (الدرالمختار)

وفی الشامیة: ولیس المراد التصریح بأنه کاذب فی کذا، لأن مجرد نسبة الکذب إلیه صلی اللّٰه علیه وسلم کفر. (۳)

اس لئے فقہانے تصریح کردی ہے کہ منکر فرضیت صلاۃ کو منسوب الی الکفر کیا جائے گا کہ نماز کی فرضیت دلیل قطعی سے ثابت ہے۔

"(ویکفر جاهدها) لثبوتها بدلیل قطعی". (۴)

خلاصہ مرام یہ کہ منکر فرضیت صلوات خمسہ کو کافر کہا جائے گا اور اس کا حکم مرتد کے مانند ہے کہ توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے۔ **فقط واللّٰه تعالٰی أعلم وعلمه أتم.** (فتاویٰ بسم اللہ: ۱/۲۲۱-۲۲۳)

---

(۱) ردالمحتار، أول کتاب الصلاۃ: ۲/۷۔

(۲) شرح العقائد النسفیة، ص: ۱۱۹۔ (سورۃ یوسف: ۱۰۶) انیس

(۳) ردالمحتار، کتاب الجهاد، أول باب المرتد: ۶/۲۷۰۔

(۴) الطحطاوی علی الدر، کتاب الصلاۃ: ۱/۱۷۰، مکتبة الحنفی، سی، ڈی.

''فرض نماز کا منکر کافر نہیں'' یہ اعتقاد رکھنے والے کا کیا حکم ہے:

سوال: نماز فرض کا اگر کوئی انکار کرے اور یوں کہے کہ نماز مفروضہ کے انکار کرنے والے کے کافر ہونے کی کوئی وجہ نہیں از روئے ضد، اگر کرے، کافر نہ ہوگا، اور یوں کہے کہ فرض نمازوں کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہوسکتا، اس قسم کا اعتقاد رکھنے والے پر شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حکم ہے، کافر ہوگا یا نہیں، توبہ لازم ہوگی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

جب کہ مذکورۃ الصدر دلائل سے (۱) واضح اور ثابت ہوگیا کہ نماز خمسہ کی فرضیت کا منکر بالاتفاق کافر ہے، حتیٰ کہ بعضوں کے ہاں قصداً ترک سے بھی منسوب الی الکفر کردیا جاتا ہے، تو ایسے وقت میں کسی کا بطور ضد کے یہ کہنا کہ یہ کسی دلیل سے ثابت نہیں ہے، یہ ان کی جہالت ہے اور پھر اس پر مصر ہونا اور اس کی فرضیت کا انکار کرتے رہنا اور دوسرے عوام کو ورغلانا، یہ باتیں ایمان سے کوسوں دور لے جانے والی ہیں، ایسی حالت میں ایسے کہنے والے کو چاہئے کہ توبہ کرے اور پھر سے کلمہ پڑھے اور تجدید نکاح کرے کہ یہ شریعت کے ساتھ استہزاء اور مذاق ہے اور اس کی پھبتیاں اڑانا ہے، جب کہ فقہا نے یہاں تحریر کردیا ہے:

''وفي الفتح: ومن هزل بلفظ كفر ارتد، وإن لم يعتقده للاستخفاف فهو ككفر العناد''. (۲)

اس سے زیادہ کیا استہزاء ہوگا۔ **هذا ما ظهر لي. والله أعلم بالصواب وإليه المرجع والمآب.**

(فتاویٰ بسم اللہ: ۱/۲۲۶-۲۲۷)

نماز پڑھنے والے کو کافر سمجھنا:

سوال: زید جو مدعی اسلام ہے، اس امر کا قائل ہے کہ نماز کا پڑھنے والا کافر ہے، علما کی غلطی کے باعث یہ نماز ایجاد ہوئی ہے، ورنہ شریعت میں کہیں اس کا نام ونشان بھی نہیں ہے، اللہ کی یاد اور اس کی عبادت دل میں ہونی چاہئے، ایسے شخص کے لئے اور جو لوگ اس کے ہم خیال ہوں، ان کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب

شخص مذکور اور اس کے اتباع وہم عقیدہ لوگوں کے کفر وارتداد میں کچھ شبہ اور تأمل نہیں ہے۔ (۳)

(۱) یعنی اس سے قبل والے سوال جواب میں۔ انیس

(۲) الدر المختار، كتاب الجهاد، أول باب المرتد: ٦/٢٧٠۔ (فتح القدير، باب أحكام المرتدين: ٦/٩٨۔ انیس)

(۳) إذا أنكر الرجل آية من القرآن أو سخر بآية من القرآن أو عاب كفر. (الفتاوىٰ الهندية، موجبات الكفر: ٢/٢٦٦) وكذا الاستهزاء على الشريعة الغراء كفر. (شرح الفقه الأكبر، ص: ١٨٦، ظفير)

ان کے ساتھ معاملہ کفار و مرتدین کا سا ہونا چاہئے اور اہل اسلام ان کو اپنی جماعت سے علیحدہ کر دیں اور ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رکھیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:۳۷۹/۱۲) ☆

نماز پڑھنے والوں کو حقارتاً بے ایمان کہنا:

سوال: زید "مایصح به الصلاة" (۱) سے بہرہ ور ہے، تاہم قصداً نماز ترک کرتا ہے اور منکر صلاۃ بھی ہے اور نماز پڑھنے والوں کو حقارتاً بے ایمان کہتا ہے، ایسے شخص پر شرعاً کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب

چونکہ منکر فرضیت صلاۃ کافر ہے؛ اس لئے اس شخص پر حکم کفر عائد ہوگا۔ (۲) فقط واللہ تعالیٰ أعلم وعلمه أتم

کتبہ احقر الوریٰ اسماعیل بن محمد بسم اللہ/الجواب صحیح: ظفر احمد عفی عنہ، ۲۷/ربیع الأول ۱۳۵۱ھ۔ (فتاویٰ بسم اللہ:۲۲۰/۱)

☆☆☆

☆ "نماز پڑھنے والا کافر ہے" یہ اعتقاد کیسا ہے:

سوال: ایک شخص اس کا قائل ہے کہ 'نماز پڑھنے والا کافر ہے، علما کی غلطی کے باعث یہ نماز ایجاد ہوئی ہے، ورنہ شریعت میں کہیں اس کا نام ونشان بھی نہیں ہے، اللہ کی یاد اور اس کی عبادت دل میں ہونی چاہئے، اس کے بارے میں شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامدًا ومصليًا وبالله التوفيق

شخص مذکور، اس کے اتباع وہم عقیدہ لوگوں کے کفر وارتداد میں کچھ شبہ اور تأمل نہیں ہے، ان کے ساتھ معاملہ کفار و مرتدین کا سا ہونا چاہئے اور اہل اسلام ان کو اپنی جماعت سے علیحدہ کر دیں اور ان کے ساتھ کوئی تعلق باقی نہ رکھیں۔ (فتاویٰ دارالعلوم:۳۷۹/۱۲)

جب تک وہ اپنے ایمان ونکاح کی تجدید نہ کرلیں، اور اپنے باطل عقائد سے توبہ نہ کرلیں، کیوں کہ وہ نماز کی مشروعیت کے منکر ہیں، جو موجب کفر ہے۔

"فمن أنكر شرعيتها (الصلاة) كفر بلاخلاف". (فتح القدير: ۲۱۷/۱، ومجمع الأنهر لداماد آفندي: ۶۸/۱، ط: بيروت)

نیز نماز پڑھنے والے کو کافر کہنا بھی موجب کفر ہے۔

" لأنه لما اعتقد المسلم كافرًا فقد اعتقد دين الإسلام كفرًا، ومن اعتقد دين الإسلام كفرًا كفر". (جامع الفصولين لابن القاضي الحنفي: ۳۱۱/۲، ط: بمصر ۱۳۰۰آه) (فتاویٰ یوسفیہ: ۵۵۰/۱و۵۵۱)

(۱) نماز کے اتنے مسائل کی جانکاری جس سے نماز درست ہوتی ہے۔ انیس

(۲) وهي أربعة أنواع؛ لأنها لا تخلو من أن يكفر جاحدها أولا، الأول هو الفرض. (نور الإيضاح، ص: ۱۶۵)